روزنامہ
الفضل
ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۱/۷۶ | اتوار ۲۱ جمادی الثانی ۱۴۱۲ھ، ۲۹ فتح ۱۳۷۰ ہش، ۲۹ دسمبر ۱۹۹۱ء | نمبر ۲۹۴

حمد کی قبولیت کے لئے اطاعت ضروری ہے

"رکوع نے ہمیں یہ بھی سمجھا دیا کہ اگر تم ایسی حمد چاہتے ہو جسے خدا سُنے تو پھر اطاعت کرو اور خدا کے حضور جُھک جاؤ۔ ایسی صورت میں تمہیں یہ آواز سنائی دے گی کہ اللہ اس حمد کو قبول فرماتا ہے جو سچی حمد ہے۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیہ کے جلسے آئندہ اقوامِ متحدہ کی بُنیاد بنیں گے

جو مذہب انسانوں کو آپس میں محبت نہ سکھائے وہ انسان اور خدا کے درمیان بھی محبت پیدا نہیں کر سکتا

سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ کے جلسہ سالانہ قادیان سے اختتامی خطاب کا خلاصہ

آخری اجلاس میں ۲۲ ہزار افراد کی حاضری۔ کینیڈا کے وزیرِ اعظم کا پیغام پڑھ کر سُنایا گیا

قادیان: ۲۸ دسمبر۔ جماعت احمدیہ کے ۱۰۰ ویں جلسہ سالانہ منعقدہ قادیان دارالامان کے آخری روز سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے اختتامی خطاب فرمایا اور دعا پر یہ جلسہ ہندوستان کے وقت کے مطابق قریباً سوا چھ بجے شام اختتام پذیر ہوا۔ آخری اجلاس کی حاضری ۲۲ ہزار سے زائد تھی۔

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب سے پہلے تعلیم کے میدان میں اعلیٰ پوزیشنیں لینے والوں کو سرٹیفکیٹ اور سندیں عطا فرمائیں۔ اس کے بعد کینیڈا سے آئے ہوئے ایک کینیڈین نمائندے نے کینیڈا کے وزیرِ اعظم کا مبارکباد اور نیک خواہشات پر مبنی پیغام پڑھ کر سُنایا۔

تقریر کا باضابطہ آغاز کرنے سے پہلے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ کے رفیق حضرت مولوی محمد حسین صاحب کا تعارف کروایا اور حاضرین کو کہا کہ ان کی زیارت کریں۔ حضرت مولوی صاحب کو حضور نے سٹیج پر نمایاں جگہ پر بٹھایا۔ اسی طرح مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ کی والدہ محترمہ جن کی عمر ۱۰۰ سال کے قریب ہے اور جو حضرت بانی سلسلہ کے رفقاء میں شامل ہیں ان کا بھی ذکر فرمایا اور فرمایا کہ عورتوں کے حصے میں خواتین ان کی زیارت کریں۔ اسی طرح ایک اور رفیق حضرت بانی سلسلہ میاں جان محمد صاحب (محمود آباد سندھ) کا ذکر فرمایا تاہم وہ اپنی بیماری کی وجہ سے سٹیج پر نہ آسکے۔

حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو اس لئے زندہ رکھا ہے تاکہ یہ حضرت بانی سلسلہ کو ملنے والی خدائی خبریں پوری ہوتی دیکھ سکیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ ایک تاریخی جلسہ ہے جو آج اختتام کو پہنچ رہا ہے یہ اس سو سال کا آخری جلسہ ہے اور سو سال کے بعد جو جلسہ ہوتا ہے وہ آئندہ آنے والے سو سال کے لئے نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔

حضور نے فرمایا اس جلسہ میں ہندوستان کے دور دراز علاقوں سے احمدی آئے ہیں۔ کشمیر کے خراب حالات کے باوجود کشمیر سے ۳ ہزار احمدی آئے ہیں۔ اسی طرح اڑیسہ سے بہت سے احمدی آئے ہیں حالانکہ اڑیسہ سے قادیان پہنچنے میں تین دن اور رات لگ جاتے ہیں۔ اس جلسہ میں بڑی بھاری اکثریت ان لوگوں کی ہے جن کو پہلے کبھی قادیان آنے کا موقع نہیں مل سکا۔

حضور نے اس مرحلے پر مہمان نوازی کرنے پر قادیان کے ہندو اور سکھ احباب کا شکریہ ادا کیا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آج دنیا میں جو انقلابات رونما ہو رہے ہیں ان کا گہرا تعلق جماعت احمدیہ سے ہے۔ روس میں جو حالیہ تبدیلی آئی ہے اس نے یہ بات بتا دی ہے کہ ۲۰ ویں صدی کے شروع میں آنے والے روسی انقلاب کا ماحصل کچھ بھی نہیں تھا۔ حضور ایدہ اللہ نے زارِ روس کی تباہی کے بارے میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مشہور نظم۔ ع

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحالِ زار

کے کئی اشعار سنائے اور روس میں احمدیت کے بارے میں جو خدائی خبریں اللہ نے حضرت بانی سلسلہ کو دی ہیں ان کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔ نیز فرمایا کہ حضرت فضل عمر کو اللہ تعالیٰ نے ایک کشفی نظارہ کے ذریعے بتا دیا تھا کہ ایک وقت آئے گا جب امریکہ اور برطانیہ روس کی مخالفت سے دستکش ہو جائیں گے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا عالمی حالات کے بارے میں جو باتیں میں بتا رہا ہوں یہ سیاست کی بات نہیں ہے۔ یہ انسانی ہمدردی سے تعلق رکھنے والی باتیں ہیں۔ ایک طرف غریب ملکوں کا کوئی پرسانِ حال نہیں ہے۔ امیر ممالک اور قومیں امیر تر ہو رہی ہیں جبکہ غریب ممالک اور قومیں غریب تر ہوتی جا رہی ہیں۔ دکھ خواہ ہندو کا ہو یا سکھ کا یا احمدی کا ہو یا غیر از جماعت کا یہ سب کا مشترکہ دکھ ہونا چاہیئے۔ اس مقصد کیلئے مذہب بہت اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ تیسری دنیا کے ممالک اور قوموں کو چاہیئے کہ وہ عوام کو اکٹھا کریں۔ ہمسایہ ممالک میں بہترین تعلقات ہوں۔

حضور نے فرمایا پہلے یہ بات تھی کہ روس کی موجودگی سے بہت سے غریب ممالک امیر ممالک کے ظلم کا نشانہ بننے سے اسلئے بچ جاتے تھے کہ ظالم کے سر پر روس کا ہوّا سوار ہوتا تھا۔ لیکن اب جو صورتِ حال پیدا ہو گئی ہے۔ اسکے نتیجے میں غریب ممالک اپنے آپ کو نہتا اور غیر محفوظ سمجھنے لگ گئے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ان مسائل کا حل حضرت بانی سلسلہ نے اپنی کتاب پیغام صلح میں بیان کیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے پیغام صلح کے بعض حوالے پڑھ کر سنائے اور فرمایا کہ اتفاق اور اتحاد کی برکت سے آج ہندوستان کے تمام مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ حضور نے فرمایا آج میں جو کہ حضرت بانی سلسلہ کا ادنیٰ خادم ہوں آپ سب کو بھائی چارے اور امن کی طرف بلاتا ہوں۔

حضور نے فرمایا کہ مذہب کا مقصد امن پھیلانا ہوتا ہے۔ مگر بدقسمتی سے مذاہب کے بعض پیروکار ہی سب سے زیادہ بدامنی پھیلاتے ہیں۔ حضور نے فرمایا جو مذہب انسان اور انسان کے درمیان محبت پیدا نہیں کر سکتا وہ انسان اور خدا کے درمیان بھی محبت پیدا نہیں کر سکتا۔ حضور نے فرمایا ابتداء میں سب مذاہب سچے تھے مگر بعد میں ان کے ماننے والوں نے ان میں تبدیلیاں کر دیں۔

حضور ایدہ اللہ نے ہندوؤں اور سکھوں کی کتب سے اللہ تعالیٰ کی توحید کا ذکر بیان کیا۔ اور ساتھ ہی توحید کے بارے میں دینِ حق کی تعلیم بتائی اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات کی روشنی میں اسکی تفصیلی وضاحت کی۔

حضور ایدہ اللہ نے سکھ بھائیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اے ہمارے

باقی صـ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۹ فتح ۱۳۷۰ ہش ۲۹ دسمبر ۱۹۹۱ء

عظیم انقلاب

عورت کے متعلق مختلف زمانوں میں اور مختلف قوموں میں مختلف خیالات پائے جاتے رہے ہیں۔ باوجود اس کے کہ وہ ہر زمانہ میں ماں، بیوی اور بیٹی کا کردار ادا کرتی رہی ہے اور یہ سارے کردار اپنی اپنی جگہ نہایت اہم ہیں اور ان کی اہمیت کا کسی زمانے میں بھی انکار نہیں کیا جا سکا۔ اس اہمیت کے باوجود کبھی یہ کہا گیا کہ اس میں رُوح نہیں ہوتی۔ کبھی کہا گیا کہ اس میں عقل نہیں ہوتی۔ کبھی کہا گیا کہ وہ مردوں کی طرح کوئی کام کر ہی نہیں سکتی۔ لیکن یہ سب باتیں غلط ہیں۔ اور عورت نے ہر زمانہ میں اپنے آپ کو ثابت کیا ہے اور اپنے خداداد جوہر سے انسانیت کو وہ وہ فائدے پہنچائے ہیں کہ انسانیت ان پر فخر کر سکتی ہے۔ صرف فخر کرنے کے لئے دماغ اور دل ہونے چاہئیں۔ مَیں نہ مانوں والی بات ہو تو پھر تو کسی پر فخر کی بات تو الگ رہی کسی کے وجود کا ماننا بھی ممکن نہیں ہوتا۔ تاریخ میں ایسی مثالیں ملتی ہیں اور قرآن کریم نے بھی ایسی مثالیں بیان فرمائی ہیں کہ ایسی عورتیں بھی دُنیا میں موجود رہی ہیں جو ہر لحاظ سے قابلِ فخر تھیں۔

احمدیہ جماعت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ کی تنظیم نے ثابت کر دیا ہے کہ عورتیں نہ صرف اپنی ذات میں کسی سے کم نہیں بلکہ کام کے لحاظ سے۔ اور اپنے کام کی افادیت کے لحاظ سے ـــ وہ مَردوں سے بھی کم نہیں ہیں حضرت فضلِ عمر کو اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ اگر جماعت کی پچاس فیصد عورتیں ٹھیک کام کرنے لگیں تو جماعت کامیاب ہی کامیاب ہوگی۔ اب حضرت امام جماعت احمدیہ الرّابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے قادیان میں منعقدہ سوویں جلسہ سالانہ کے موقع پر فرمایا ہے کہ اگر خواتین چاہیں تو وہ عظیم انقلاب پیدا کر سکتی ہیں۔ حضور کے خطاب کا جو خلاصہ الفضل میں شائع ہُوا ہے اس کے مطابق حضور نے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے صاحبِ ایمان خواتین سے ہر صحت مند مقابلے میں مَردوں سے آگے بڑھنے کی توقع کی ہے۔ عورتوں سے کہا گیا ہے کہ نیکی کے ہر میدان میں آگے بڑھو۔ مرد اگر پیچھے رہ گئے تو انہیں پیچھے چھوڑ دو۔"

حقیقت یہ ہے کہ حضرت فضلِ عمر۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے نے لجنہ اماء اللہ کے قیام سے خواتین کو ایسے مواقع عطا فرمائے کہ وہ نہ صرف انفرادی صلاحیتوں کا اظہار کر سکیں بلکہ اجتماعی طور پر بھی یہ ثابت کر کے دکھا دیں کہ وہ کسی سے ـــ مردوں سے بھی ـــ پیچھے نہیں ہیں۔ بلکہ اب تو خدا کے فضل سے انہوں نے ثابت کر کے دکھا دیا ہے کہ وہ جو چاہیں کر سکتی ہیں۔ ہاں اب حضور انور کے خطاب کے مطابق انہیں انقلابِ عظیم بپا کرنے کا عزم کر لینا چاہیئے۔ وہ خدا کے فضل سے ایسا کر سکتی ہیں۔

ہم ایسے لوگ، روکوں کی کوئی پرواہ نہیں کرتے
گھٹاؤں اور برق و باد و باراں سے نہیں ڈرتے
ہم اپنے کام سے رکھتے ہیں کام اور چلتے رہتے ہیں
ہمیشہ مسکراتے ہیں، کبھی آہیں نہیں بھرتے

ـــــ ابوالاقبال

ہجومِ غم سے شبِ خونفشاں سے گزریں گے
کِھلیں گے پھُول وہاں ہم جہاں سے گزریں گے

کِھلائے رکھّیں گے گُلشن لہُو سے زخموں کا
ہم اِس فریبِ بہار و خزاں سے گزریں گے

قدم قدم پہ اُجالوں کی بارشیں ہوں گی
جلائے مشعلِ جاں ہم جہاں سے گزریں گے

صلیبِ وقت نہ مصلوب کر سکے گی ہمیں
ہر آزمائش و ہر امتحاں سے گزریں گے

رہیں گے تیروں کی بوچھاڑ میں بھی خندہ بہ لب
مثالِ برق دلِ دشمناں سے گزریں گے

فرازِ دار سے کِس نے ہمیں پکارا ہے
ہم آ رہے ہیں۔ کہو۔ ہم وہاں سے گزریں گے

لگائے بیٹھے ہیں پہرے جو وادیٔ گُل پر
سکُوتِ گل پہ بھی اُن کو گماں سے گزریں گے

جو ہم پہ سنگِ ملامت اُٹھائے پھرتے ہیں
کبھی تو وہ بھی کسی امتحاں سے گزریں گے

خدا کسی کو نہ مانیں گے ہم خدا کے سِوا
سِتم کی راہ سے بھی شادماں سے گزریں گے

ہے سدِّ راہ زمانہ تو کیا ہُوا ثاقبؔ
بفیضِ عشق ہر اک ہفتخواں سے گزریں گے

ثاقب زیروی

"پس راتوں کو اٹھو خدا تعالےٰ کے سامنے عاجزی اور انکسار کرو۔ پھر یہی نہیں کہ خود دعا کرو بلکہ یہ بھی دعا کرو کہ ساری جماعت کو دعا کا ہتھیار مل جائے۔ ایک سپاہی جیت نہیں سکتا۔ جیتتی فوج ہی ہے۔ اسی طرح اگر ایک فرد دعا کرے گا تو اس کا اتنا فائدہ نہیں ہوگا جتنا ایک جماعت کی دعا کا فائدہ ہوگا۔ تم خود بھی دعا کرو اور پھر ساری جماعت کے لئے بھی دعا کرو کہ خدا تعالیٰ انہیں دعا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہر احمدی کے دل میں یقین پیدا ہو جائے کہ دعا ایک کارگر وسیلہ ہے اور یہی ایک ذریعہ ہے جس سے کامیابی حاصل کی جا سکتی ہے۔ جماعت کے سب افراد میں ایک آگ سی لگ جائے۔ ہر احمدی اپنے گھر پر دعا کر رہا ہو۔ پھر دیکھو کہ خدا تعالیٰ کا فضل کس طرح نازل ہوتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸ ستمبر ۱۹۵۱ء مطبوعہ الفضل ۱۷ نومبر ۱۹۵۱ء صفحہ ۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قانتہ شاہدہ

مبلّغِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم

دن ہر روز طلوع ہوتا ہے۔ لیکن ہر دن ایک جیسا نہیں ہوتا۔ کچھ دن ایسے ہوتے ہیں کہ ان کی عظمت اور شان کبھی ماند نہیں پڑتی۔ آج سے چودہ سو برس پہلے بھی ایک ایسا دن گزرا ہے جس کی حسین یاد اور عظمت آج بھی ذہن انسانی میں ایک منور ستارہ کی طرح جگمگاتی ہے۔ یہ وہ مبارک دن تھا جس دن ہمارے آقا و مولیٰ سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم تجلّی ظاہر ہوئی۔ اور آپؐ کو خالق کائنات نے ساری دنیا کے لئے ہادی اور راہنما کے طور پر مقرّر فرمایا

جبریل امین ؑ نے دیکھا کہ غار حرا کی تنہائی اور سکوت میں ایک فانی فی اللہ وجود دنیا ومافیہا سے کلیتہً بے نیاز اپنا سر نیاز خالق کائنات کے حضور جھکائے یاد الٰہی میں مخمور ہے۔ یہی وہ وجود تھا۔ جو کائنات کی تخلیق کا باعث تھا جسے خدائے ذوالعرش نے فرمایا کہ

لولاک لما خلقت الافلاک

کہ اگر آپ کی تخلیق مقصود نہ ہوتی تو دنیا کو خلعت وجود سے ہی نوازا نہ جاتا۔

خدا تعالیٰ نے اسی گوہر مقصود کو فرمایا کہ تو کُل جہاں کا ہادی مقرّر کیا جاتا ہے اب تو اس پیغام کی کل دنیا میں اشاعت کا ذمہ دار ہے یہ وہ عظیم دن تھا۔

جب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سپرد فریضہ تبلیغ کیا گیا۔ فرمانِ خداوندی کے الفاظ تھے۔

(اے رسول! تیرے رب کی طرف سے جو (کلام بھی) تجھ پر اتارا گیا ہے اسے (لوگوں تک) پہنچا اور اگر تو نے (ایسا) نہ کیا تو (گویا) تو نے اس کا پیغام (بالکل) نہیں پہنچایا۔

احساسِ ذمہ داری

مبلغ اعظم سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمت کردار آپ کی زندگی کے ہر شعبہ میں ہویدا ہے۔ جذبہ تبلیغ کے پہلو پر غور کیا جائے تو اسوۂ نبوی کے ہزاروں پہلو نمایاں ہو کر ہمارے سامنے آجاتے ہیں سب سے پہلی اہم اور قابل ذکر بات تو آپ کا وہ احساس ذمہ داری ہے جو آپ کے خلوص اور وفا کی صفات کا علمبردار ہے۔ غارِ حرا کی تنہائیوں میں فرمان خداوندی "اقراء" کا سننا تھا کہ آپ پر احساس ذمہ داری کی وجہ سے ایک کپکپی طاری ہو گئی۔ اپنی کمزوری اور ناتوانی کا خیال کر کے آپؐ لرزہ بر اندام ہو گئے۔ اسی حالت میں گھر آئے تو آپؐ کی رفیقۂ حیات حضرت خدیجہؓ نے آپ کو تسلّی دی اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں کا ذکر کیا۔ اس سے آپؐ کو قدرے سکون ہوا۔ لیکن ذمہ داری کا یہ احساس کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی آپؐ سے جدا نہیں ہوا۔ چنانچہ آپؐ کی زندگی کا لمحہ لمحہ اس بات پر گواہ ہے کہ

تبلیغ کی جو ذمہ داری آپؐ کے سپرد کی گئی وہ آپؐ نے ہر موقع پر ہر قیمت پر اور ہر حالت میں سرانجام دی۔ نہ کوئی مصیبت اور مشکل آپؐ کا راستہ روک سکی۔ اور نہ کوئی لالچ اور طمع آپؐ کے راستہ میں حائل ہو سکی۔ نہ آپؐ نے کبھی اپنے آرام کا خیال کیا اور نہ کبھی اپنی عزت و وجاہت کی پروا کی۔ بس ایک ہی دھن تھی اور ایک ہی لگن کہ کسی طرح دنیا کے ایک ایک فرد کو یہ حیات بخش پیغام پہنچا دیا جائے۔ کہ اس کائنات کا ایک خدا ہے۔ وہی عبادت کے لائق ہے۔ وہی ہمارا خالق حقیقی اور معبود ازلی ہے۔ تبلیغ کا یہ جذبہ روز اول سے آپؐ کے دل میں ایسا جاگزیں ہوا کہ پھر آخری سانس تک زندگی کے ہر موڑ پر آپؐ کی حیات طیّبہ میں جلوہ افروز رہا۔

عظیم الشان قربانیاں

سیرت نبویؐ کے اس ایک پہلو کو بیان کرنے کے مختلف انداز ہو سکتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جذبۂ تبلیغ کو آپؐ کی عظیم الشان قربانیوں کے آئینہ میں مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ قربانی اپنی ذات میں انسانی کردار کو اپنا حسن عطا کرتی ہے۔ لیکن جب یہ قربانی ایک اور بلند مقصد کی خاطر ہو تو اس کی عظمت بلند تر ہو کر ہمدوش ثریا ہو جاتی ہے۔ کچھ یہی کیفیت ہمیں سرورِ کائنات کی ان قربانیوں میں نظر آتی ہے۔ جو آپؐ نے اپنی زندگی کے بلند ترین مقصد یعنی اشاعت اسلام کی خاطر پیش فرمائیں۔

تفصیل کی تو شاید گنجائش نہیں لیکن مختصر اشاروں میں کچھ ذکر ہو سکتا ہے میرے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دل میں جذبۂ تبلیغ اس طرح کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا کہ یہ آپؐ کی زندگی کا مقصد اور اوڑھنا بچھونا بن گیا تھا۔ قلبی کیفیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ خدائے علیم و خبیر جو انسانوں کے دلوں کی حالت کو جانتا ہے فرماتا ہے کہ

"شاید تو اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالے گا کہ وہ کیوں نہیں صاحب ایمان ہوتے۔"

کہ اے ہمارے حبیبؐ! تیری کیفیت تو یہ ہے کہ تو ان لوگوں کی ہدایت میں اتنا غم کرنے والا ہے۔ اتنی کوشش کرنے والا ہے کہ گویا اپنی زندگی اسی راہ میں فدا کر دینا چاہتا ہے۔ خدائے علیم و خبیر کا یہ اعلان آپؐ کے جذبۂ تبلیغ کا وہ ثبوت ہے جس سے بڑھ کر ممکن نہیں ہو سکتا۔

حق یہ ہے کہ آپؐ نے تبلیغ کی خاطر اپنے آرام کو قربان کیا۔ اپنے وقت کی قربانی دی اور تبلیغ کے مواقع تلاش کر کے اس فریضہ کو ادا کیا۔ تاریخ بتاتی ہے۔ کہ آپؐ حج کے موقعہ پر آنے والے وفود کے پاس چلچلاتی دھوپ میں جایا کرتے تھے۔ ایک ایک خیمہ کے پاس جا کر خدا کا پیغام پہنچاتے دن رات یہ مقدس جہاد جاری رہتا۔

کوئی سنتا کوئی نہ سنتا۔ بعض برا بھلا کہنے والے بھی تھے لیکن آپؐ نے ہمیشہ اس جہاد کو جاری رکھا۔

اسی مسلسل کوشش کا پھل بھی خدا نے آپؐ کو عطا فرمایا۔ بیعت عقبہ اولیٰ اور عقبہ ثانیہ اسی جہاد کے ثمرات تھے۔

یہی جذبۂ تبلیغ تھا جو آپؐ کو کشاں کشاں طائف کے علاقہ میں لے گیا۔ جہاں اوباش لڑکوں نے پتھروں کی بارش سے جسم مبارک کو لہولہان کر دیا۔ آپؐ پر آوازے کسے گئے۔ لیکن ہادی کامل نے تبلیغ کی خاطر یہ سب کچھ برداشت کیا۔ پھر مکہ کی بستی میں آپؐ کے ساتھ جو کچھ ہوتا تھا وہ کس پر عیاں نہیں۔ یہی وہ بستی ہے جس کی گلیوں میں آپؐ کے سرِ مبارک پر خاک ڈالی جاتی تھی۔ آپؐ کے راستہ میں کانٹے بچھائے جاتے تھے۔ اور آپؐ کا جرم اور آپؐ کا قصور اس کے سوا کچھ نہ تھا۔ کہ آپؐ ان لوگوں تک دن رات وہ پیغام پہنچاتے تھے جس کے لئے آپؐ مامور کئے گئے تھے۔ اس فریضہ کی خاطر آپؐ نے یہ سب کچھ برداشت کیا۔ آپؐ نے اپنی مقدس عزت کو خطرہ میں ڈالا۔ اپنا وقت اور آرام قربان کیا۔ ہر دکھ اور تکلیف برداشت کی۔ لیکن تبلیغ کے جہاد کو ہر قیمت پر اور ہر حالت میں جاری رکھا۔

آپؐ کو مکہ کی بستی میں وہ دن گزارے ہوئے بھی یاد تھے۔ جب بستی کے لوگ آپؐ کو صادق اور امین کہا کرتے تھے۔ آپؐ کو صدوق کے لقب سے پکارتے تھے۔ اپنی امانتیں آپؐ کے پاس رکھوایا کرتے تھے۔ کیونکہ ان کی نظروں میں آپؐ سے زیادہ صادق اور امانت دار اور وجود نہ تھا۔ بستی کا ہر فرد آپؐ کی عزت کرتا تھا۔ اور ہر جگہ آپؐ کی تعریف ہوتی تھی۔ لیکن جونہی آپؐ نے تبلیغ اسلام کا علم اپنے ہاتھ میں لیا۔ دنیا کا انداز یکلخت بدل گیا۔ اور ہمیشہ ایسا ہی ہوتا آیا ہے۔ ماضی کا محبوب شخص اب ان کی آنکھوں میں کانٹا بن کر کھٹکنے لگا کل کے دوست آج آپؐ کے دشمن بن گئے۔ آپؐ کی راہ میں آنکھیں بچھانے والے آپؐ کی جان کے دشمن بن گئے صرف اس وجہ سے کہ

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہاتھ میں تبلیغ کا علم تھا جسے
آپؐ کسی قیمت پر چھوڑنے کے
لئے تیار نہ تھے۔

ایک شاندار مثال

تبلیغ کے سلسلہ میں عزم محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ کیا شاندار مثال ہے کہ جب آپؐ کے دشمنوں نے اکٹھے ہو کر آپؐ کے چچا سے رابطہ کیا جو دنیاوی طریق کے مطابق آپؐ کے کفیل اور محافظ تھے، ان کا مطالبہ تھا کہ تبلیغ بند کی جائے۔ مطالبہ کو اور زیادہ قابل قبول بنانے کے لئے انہوں نے

- وہ ساری باتیں اکٹھی کر دیں جو ایک دنیا دار انسان کو قائل اور مائل کرنے کے لئے مؤثر ہو سکتی ہیں۔
- وہ سارے لالچ بیان کئے جو ایک برق رفتار مجاہد کے تیز رو قدموں کو روکنے کے لئے کافی ہو سکتے ہیں۔

لیکن میرے آقا رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے آہنی عزم پر ذرا بھی آنچ نہ آئی۔ انہوں نے جاہ و حشمت، مال و ثروت اور حسن و جمال کا لالچ دیا۔ کوئی دنیا کا بندہ ہوتا تو یقیناً ان لالچوں پر مر مٹتا۔ لیکن یہاں تو خالق کائنات کا وہ بندہ تھا جو تبلیغ کی راہ میں اپنا سب کچھ نثار کرنے کی قسم کھائے ہوئے تھا۔ چچا کی باتیں سن کر ایک آہنی عزم کے ساتھ فرمایا کہ

"میرے چچا! تم اپنی حفاظت کی امان واپس لینا چاہتے ہو تو لے لو۔ میرا خدا محافظ ہے۔ ہاں جہاں تک ان کی ان باتوں کا تعلق ہے۔ تو میرا جواب یہ ہے کہ اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند بھی لا کر رکھ دیں (جو عملاً ان کے لئے ناممکن ہے اور اس سے زیادہ مشکل بات اور بلند تر انعام و اکرام تصور نہیں کیا جا سکتا) تو پھر بھی خدا کی قسم! میں تبلیغ کے اس جہاد سے رک نہیں سکتا۔

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شاہ سلطان محمد آغا خان سوئم

پیدائش کراچی - ۲ نومبر ۱۸۷۷ء۔

ہز رائل ہائی نیس سر آغا خان مرحوم موجودہ صدی کے آغاز ہی سے مسلم عوام اور مسلمانوں کے سیاسی فکر کی راہنمائی کرتے چلے آئے تھے۔ ۱۹۰۶ء میں تاریخی شملہ وفد کی قیادت بھی انہی کے حصہ میں آئی۔ یکم اکتوبر ۱۹۰۶ء کو انہوں نے اس وقت کے وائسرائے لارڈ منٹو سے ملاقات کی اور ایک عرضداشت پیش کی جس میں مسلمانوں کے لئے جداگانہ انتخابات اور مسلم حقوق کی حفاظت کے سلسلہ میں ضروری اقدامات کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ اسی مطالبہ نے بعد ازاں مسلمانوں کے لئے علیحدہ وطن کی شکل اختیار کر لی۔ اس عرضداشت میں صاف صاف کہہ دیا گیا تھا کہ

"ہز میجسٹی کے ہندوستانی مقبوضات میں ۱۹۰۱ء کی مردم شماری کے مطابق اسلامیانِ ہند کی تعداد چھ ۶ کروڑ بیس ۲ لاکھ سے زائد ہے، جو کل مقبوضات کی چوتھائی اور پانچویں حصے کے بین بین ہے۔ اس لئے ہماری گذارش ہے کہ ایک قوم کو جس کے افراد کی تعداد روس کے سوا درجہ اول کی ہر ریاست سے زیادہ ہے ازروئے انصاف حق حاصل ہے کہ وہ ہر طریق نمائندگی کے وقت خواہ وسیع ہو یا محدود مملکت کا اہم عنصر ہونے کی حیثیت کو پورے طور پر تسلیم کرائے۔"

مسلم لیگ میں

اسی سال مسلم لیگ معرضِ وجود میں آگئی۔ سر آغا خان نے مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کر لی۔ اور ۱۹۰۹ء تا ۱۹۱۴ء کے عرصہ کے لئے اس کے مستقل صدر بنا دیئے گئے۔ سر سید کی وفات کے بعد تحریک علی گڑھ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اور مسلم یونیورسٹی کے قیام کے لئے تیس لاکھ روپے جمع کئے۔ آپ نے ۱۹۲۵ء میں "آل انڈیا مسلم کانفرنس" کی بھی صدارت کی اور ۳۲-۱۹۳۰ء میں لندن کی گول میز کانفرنس میں مسلم وفود کی قیادت میں فرائض انجام دیئے۔

(ماہ نو، کراچی، مارچ ۱۹۶۸ء)

آل انڈیا مسلم کانفرنس

نہرو رپورٹ کے ذریعہ مسلم مطالبات کی پامالی کو دیکھ کر مسلمانوں کی تمام مشہور مذہبی و سیاسی جماعتوں کے نمائندے دہلی میں جمع ہوئے۔ اور ۳۱ دسمبر ۱۹۲۸ء سے ۲ جنوری ۱۹۲۹ء تک "آل انڈیا مسلم کانفرنس" کا انعقاد کیا گیا۔ یہ کانفرنس جو سر آغا خان کی صدارت میں شروع ہوئی مسلمانانِ ہند کی اپنی نوعیت کی پہلی کانفرنس تھی۔ جس میں کونسلوں۔ اسمبلی۔ کونسل آف سٹیٹ اور جمعیت العلماء ہند کے نمائندے اور سربرآوردہ ارکان بھی شامل تھے۔

(سرگزشت از عبدالمجید سالک، ص ۲۵۷)

سر شفیع کے الفاظ میں یہ کانفرنس مسلمانانِ ہند کی پوری نمائندہ تھی۔ (سیرت محمد علی ص ۵۲۵)

برصغیر پاک و ہند کے صحافی (جناب مولانا عبدالمجید سالک کا (جو اس کانفرنس میں موجود تھے) بیان ہے کہ

"میں اس کانفرنس کو ہندوستانی مسلمانوں کی تاریخ میں بے نظیر سمجھتا ہوں۔ مسلمانوں کی جس قدر زیادہ نمائندگی اس کانفرنس میں مہیا ہوئی۔ اتنی اور کسی اجتماع میں دکھائی نہیں دی، یہاں تک کہ اس کانفرنس میں بیس ۲۰ قادیانی ممبر بھی شامل کر لئے گئے تھے۔ تاکہ اس جماعت کو نقصانِ نیابت کی شکایت نہ ہو۔" (سرگزشت طبع اول ص ۲۵۷)

"اس کانفرنس کے آغاز میں سر شفیع نے ایک پرجوش تقریر کے ساتھ کانفرنس کا اصل ریزولیوشن پیش کیا۔ جو اکثر و بیشتر ان خطوط پر مرتب کیا گیا تھا۔ جو حضرت امام جماعت احمدیہ نے نہرو رپورٹ کے تبصرے میں تجویز فرمائے تھے۔ اس قرارداد کی تائید میں مولوی شفیع داؤدی سر محمد اقبال۔ ڈاکٹر شفاعت احمد خان حاجی عبداللہ ہارون۔ مولوی محمد علی صاحب جوہر وغیرہ ہم نے تقریریں کیں۔ اور یہ قرارداد پرزور تائید سے منظور ہوئی۔

(اخبار الفضل)

یہی وہ اہم قرارداد تھی جس پر آئندہ چل کر مسٹر محمد علی جناح نے اپنے مشہور ۱۴ نکات تجویز کئے۔ چنانچہ (مولانا عبدالمجید) سالک صاحب اپنی کتاب ذکر اقبال میں لکھتے ہیں۔

"اس کانفرنس میں مسلمانوں کے تمام مطالبات کے متعلق ایک قرارداد منظور ہوئی۔ جس کا چرچا ہندوستان کے گوشے گوشے میں ہوا۔ اور بعد میں مسٹر محمد علی جناح نے بھی اپنے چودہ ۱۴ نکات اسی قرارداد کے اصول پر مرتب کئے۔" ص ۱۴۳

گول میز کانفرنس لندن

۱۹۳۰ء میں وزیر اعظم انگلستان "ریمزے میکڈانلڈ" نے ہندوستان کے آئینی مستقبل پر از سر نو غور کرنے کے لئے لنڈن میں ایک گول میز کانفرنس طلب کی۔ اکتوبر میں پہلی کانفرنس کے اجلاس سینٹ جیمز پیلس میں شروع ہوئے۔ کانگرس نے شرکت سے انکار کر دیا تھا۔ مندوبین میں حکومت کے نامزد تھے۔ والیانِ ریاست کی خاصی تعداد شامل تھی۔ برطانوی نمائندگی میں دونوں ایوانوں کے اراکین اور تینوں سیاسی پارٹیوں کے نمائندے شامل تھے اگرچہ کانگرس کے نمائندے شامل نہیں تھے۔ اور یہ یقیناً بہت بڑا خلاء تھا اور تمام مندوبین حکومت کے منتخب کردہ تھے پھر بھی مسٹر شاستری۔ سر تیج بہادر سپرو مسٹر جیکار۔ مسٹر چمن لال سیتلواد۔ مسٹر فیروز سنہا۔ سر مانک جی داد بھائی۔ مسٹر چنتامنی سر اے۔ پی۔ پاترو۔ سر راما سوامی مدلیار سر آغا خان۔ مولانا شوکت علی۔ مولانا محمد علی۔ سر میاں محمد شفیع۔ مسٹر جناح (قائد اعظم) سر سید سلطان احمد۔ نواب صاحب چھتاری خان بہادر حافظ ہدایت حسین۔ سر عبدالحلیم غزنوی۔ مولوی ابوالقاسم فضل الحق۔ سر غلام حسین ہدایت اللہ۔ نواب سر عبدالقیوم خان۔ بیگم شاہنواز۔ سردار اُجل سنگھ۔ سردار سمپورن سنگھ۔ مسٹر جوشی۔ مسٹر امبیدکار۔ نواب صاحب بھوپال مہاراجہ بیکانیر۔ سر اکبر حیدری۔ سر مرزا اسماعیل۔ مسٹر لیاقت حیات خان اور کئی دیگر ممتاز شخصیتوں کی موجودگی اس امر کی ضامن تھی کہ ہر نقطہ نگاہ کے اظہار کے لئے کانفرنس میں پورا موقع میسر ہوگا۔۔۔۔ مسلم وفد کے نجی اجلاس عموماً ہز ہائی نیس سر آغا خان کی صدارت میں ان کے رٹز ہوٹل کے کمرے میں ہوتے رہے۔۔۔۔۔ ہز ہائی نیس کی قیادت مسلم اراکین کانفرنس کے لئے بے شمار فوائد کا موجب ہوئی۔

آپ کی باوقار اور قابل احترام شخصیت محتاج تعارف نہیں تھی۔ کانفرنس کے تمام حلقوں میں آپ نہایت عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ ارباب حکومت میں شاید ہی کوئی ہو۔ جس کے ساتھ آپ کا ذاتی تعارف نہ ہو۔ انگریزی محاورے میں۔ "سب دروازے بغیر دستک کے آپ کے لئے کھل جاتے تھے۔"

(تحدیث نعمت از چوہدری محمد ظفر اللہ خان۔ ص ۲۶۲ تا ۲۶۸)

(ہفت روزہ لاہور ۱۲ جنوری ۱۹۶۱ء)

حضرت امام جماعت الثانی (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے احمدی خواتین کی علمی ترقی کے متعلق سفر یورپ کے دوران میں جو سکیم بنائی تھی اسے عملی جامہ پہنانے کے لئے حضور نے ۱۷ مارچ ۱۹۲۵ء کو مدرسۃ الخواتین کی بنیاد رکھی۔ کیونکہ قابل معلمات اس وقت موجود نہیں تھیں اسلئے خود حضور بھی طالبات کو پڑھاتے تھے۔ چنانچہ آپ نے اپنی مصروفیات کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے دسمبر ۱۹۲۵ء میں فرمایا:

میں صبح ناشتہ کے بعد مدرسہ خواتین میں پڑھاتا ہوں۔ یہ ایک نیا مدرسہ قائم کیا گیا ہے جس میں چند تعلیم یافتہ عورتوں کو داخل کیا گیا ہے۔ ان میں میری تینوں بیویاں اور لڑکی بھی شامل ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی ہیں۔ چونکہ ہمیں اعلیٰ تعلیم دینے کیلئے معلم عورتیں نہیں ملتیں اسلئے چکیں ڈال کر عورتوں کو مرد پڑھاتے ہیں آج کل میں ان عورتوں کو عربی پڑھاتا ہوں۔ مولوی شیر علی صاحب انگریزی پڑھاتے ہیں اور ماسٹر محمد طفیل صاحب جغرافیہ۔ سوا گھنٹہ تک میں انہیں پڑھاتا ہوں۔ اصل وقت تو ۴۵ منٹ مقرر ہے۔ مگر سارے استاد اپنا کچھ نہ کچھ وقت پڑھا لیتے ہیں۔ چونکہ مقررہ وقت کم ہے اور تعلیم زیادہ۔ اسکے بعد اُس کمرہ میں جہاں کل دوست ملاقات کرتے ہیں جاتا ہوں۔ وہاں اصل میرا دفتری کام شروع ہوتا ہے۔ اس وقت میں سلسلہ کے انتظامی کاموں اور کاغذات اور سکیموں کا مطالعہ کرتا ہوں ابھی وہاں میں دس بجے کے قریب ڈاک آجاتی ہے۔ جن میں روزانہ سو سوا سو خطوط ہوتے ہیں۔ جو کم از کم دو اڑھائی گھنٹے کا کام ہوتا ہے۔ اس کے بعد میں کھانا کھانے جاتا ہوں پھر نماز ظہر کے لئے جاتا ہوں نماز پڑھانے کے بعد پھر آکر سلسلہ کے کام جو سلسلہ سے تعلق رکھتے ہیں یا دفاتر کے کاغذات پڑھنے یا تدابیر سوچنے یا بعض علمی مضامین کے لئے مطالعہ کرتا ہوں اسکے بعد پھر عصر کی نماز پڑھانے کے بعد وہاں کچھ دیر دوستوں کے لئے بیٹھتا ہوں اور اگر درس ہو تو درس پر بھی چلا جاتا ہوں یا بیٹھ کر خطوط کے جواب لکھاتا ہوں۔ پھر مغرب کی نماز کا وقت ہو جاتا ہے۔ وہ پڑھاتا ہوں۔ اور اُس کے بعد کھانا کھا کر عشاء کی نماز تک مطالعہ کرتا ہوں۔ اور پھر عشاء کی نماز کے بعد کام کے لئے اسی کمرے میں چلا جاتا ہوں جہاں گیارہ بجے سے بارہ بجے تک ترجمہ قرآن کریم کا کام کرتا ہوں پھر علمی شوق کے لئے ذاتی مطالعہ کرتا ہوں۔ ساڑھے بارہ بجے یا ایک بجے تک یہ مطالعہ کرتا ہوں۔ اسکے بعد جب بستر پر لیٹتا ہوں تو تھکان کی وجہ سے نیند نہیں آتی۔ آنکھوں کے سامنے چیزیں گرتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ کیونکہ

باقی ص ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منصور احمد

سچائی

اخلاق سے مراد انسانوں کے باہمی تعلقات میں اچھے طریقے سے ملنے جلنے کا نام ہے۔ یا ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ انسانی معاشرہ میں ایک دوسرے پر جو انسانی فرائض جو حقوق العباد کی صورت میں عاید ہوتے ہیں ان کو احسن طریق سے ادائیگی کو اخلاق کہا جاتا ہے۔ دین حق میں عبادت کے ساتھ ساتھ اخلاق حسنہ کو بھی ایمان کا جزو قرار دیا گیا ہے اور اخلاق حسنہ کو اہل ایمان کی ان ضروری صفات میں شامل کیا گیا۔ جن پر ان کی بارگاہ الٰہی میں کامیابی اور نجات ابدی کا دارومدار ہے۔ خدا کے نیک اور مقبول بندے وہی قرار دئیے گئے ہیں جنکے اخلاق اچھے ہوں گے۔

اخلاقی خوبیوں میں جس اخلاقی خوبی کو سب سے زیادہ اہمیت اور فضیلت حاصل ہے وہ سچائی ہے۔ سچائی کے معنی عام طور پر سچ بولنے کے لئے جاتے ہیں۔ اور سچ کی تعریف یہ ہے کہ جو بات جسطرح ہو اس کو من و عن اسی طرح بیان کیا جائے اور اس میں اپنی طرف سے کسی چیز کو شامل نہ کیا جائے سچائی ایک نہایت ہی اہم صفت ہے۔

انجیل میں بھی عیسائی بھائیوں کو سچ بولنے اور دروغگوئی سے بچنے کی ہدائیت کی گئی ہے چنانچہ امثال میں لکھا ہے:۔

"جو جھوٹ بولتا ہے فنا ہوگا"

سچے کو شفقت اور صداقت کی زندگی کی بشارت دی گئی ہے۔ چنانچہ امثال باب ۲۱ آیت ۲۱ میں لکھا ہے:۔

"جو صداقت اور شفقت کی پیروی کرتا ہے۔ زندگی اور صداقت پاتا ہے"

اسی طرح انجیل میں راستبازوں کو آسودگی کی بشارت دی گئی ہے۔ چنانچہ متی باب ۵ آیت ۶ میں لکھا ہے۔

"مبارک ہیں وہ جو راستبازی کے بھوکے اور پیاسے ہیں کیونکہ وہ آسودہ ہوں گے"

سچائی نبیوں کی صفت ہے۔ سچائی کو اس قدر اہمیت ہے کہ یہی نہیں کہ سچائی اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے بلکہ یہ تاکید کی گئی ہے کہ ہمیشہ سچوں کا ساتھ دو، سچوں ہی کی جماعت سے واسطہ رکھو اور ان کی صحبت میں رہو تاکہ ان کی سچائی کے اثر سے بُری صحبت سے بچے رہو۔ خدا تعالیٰ کی خوشنودی والی جنت جن لوگوں کو ملے گی ان میں وہ بھی ہوں گے جو دنیا میں دوسری صفتوں کے ساتھ سچائی اور راستبازی میں ممتاز ہوں گے اس کے علاوہ خدا تعالےٰ نے جن لوگوں کے لئے اجر عظیم کی بشارت دی ہے۔ ان میں خدا کی فرمانبرداری کے بعد پہلا درجہ سچوں اور راستبازوں کا ہے۔

سچائی میں ایسا اثر ہے جو انسان کے دل پر براہ راست ایسا اثر کرتی ہے کہ سخت سے سخت دل کو بھی موم کی طرح نرم کر کے رکھ دیتی ہے۔ اس جگہ پر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح کا سچائی پر مبنی ایمان افروز واقعہ بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ آپ چھٹی صدی ہجری کے بہت بڑے بزرگ تھے اور اپنی صدی کے مجدّد تھے۔ آپ کو دینی علم حاصل کرنے کا بہت شوق تھا۔ چنانچہ جب آپ کی عمر اٹھارہ برس کی ہوئی تو آپ اپنی والدہ محترمہ سے اجازت لیکر علم حاصل کرنے کیلئے ایک قافلہ کے ساتھ بغداد گئے۔ جب آپ جانے لگے تو آپ کی والدہ ماجدہ نے چالیس دینار آپ کی صدری میں بغل کے نیچے سی دئے تاکہ سفر کے دوران ضرورت کے وقت کام آسکیں سفر پر روانہ کرتے وقت آپ کی والدہ محترمہ نے بیٹے کو نصیحت کی کہ بیٹا ہمیشہ سچ بولنا۔ اس زمانے میں عام طور پر قافلے والے پیدل سفر کیا کرتے تھے اور انہیں بڑے بڑے جنگلوں اور صحراؤں میں سے ہو کر گزرنا پڑتا تھا۔ اور راستہ میں چوروں اور ڈاکوؤں کا ڈر رہتا تھا۔ جو اکثر قافلہ والوں کو لوٹ لیتے تھے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا جب یہ قافلہ ابھی ہمدان سے ذرا آگے پہنچا ہی تھا کہ ڈاکوؤں نے قافلہ پر حملہ کر کے سارا مال و اسباب لوٹ لیا۔ اتفاقاً ایک ڈاکو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح کے پاس آیا اور پوچھا! "اے لڑکے تیرے پاس بھی کچھ ہے۔ آپ نے جواب دیا ہاں! میرے پاس بھی چالیس دینار ہیں۔ ڈاکو نے تلاشی لی مگر اس کو کچھ نہ ملا۔ اس پر ڈاکو سمجھا کہ شاید یہ نوجوان مذاق کر رہا ہے۔ اس نے پھر پوچھا۔ اچھا بتاؤ وہ چالیس دینار کہاں ہیں۔ آپ نے جواب دیا میری صدری میں بغل کے نیچے سلے ہوئے ہیں ڈاکو بہت حیران ہوا اور اس نے اس بات کا ذکر اپنے سردار سے کیا سردار نے آپ کو اپنے پاس بلایا اور جب صدری پھاڑی گئی تو واقعی اس میں سے چالیس دینار نکل آئے۔ اب تو ڈاکوؤں کا سردار بہت حیران ہوا۔ اور پوچھا اے نوجوان تو نے کیوں بتایا جب کہ کسی کو بھی یہ پتہ نہیں چلا تھا کہ تمہارے پاس بھی کوئی رقم ہے۔ آپ نے جواب دیا کہ میں نے یہ اس لئے بتایا ہے کیونکہ سفر پر روانہ ہوتے وقت میری والدہ محترمہ نے مجھے نصیحت کی تھی کہ بیٹا ہمیشہ سچ بولنا۔ اگر مٹی زرخیز ہو تو سچی بات دلوں کو ہمیشہ گرماتی ہے۔ اور جادو کی طرح اثر کرتی ہے۔ پس آپ کا یہ جواب سنکر ڈاکو رونے لگا اور کہا کہ اے نوجوان تو کتنا فرمانبردار ہے تو اپنی ماں سے کیا ہوا وعدہ نہیں توڑتا اور میں کتنا بدنصیب اور برا آدمی ہوں کہ اپنے پیارے خدا کو جو مجھے ماں باپ سے بھی زیادہ پیار کرتا ہے۔ اسکی نافرمانی کرتا ہوں یہ کہہ کر اس نے لوٹا ہوا سارا مال قافلے والوں کو واپس کر دیا اور آئندہ چوری اور ڈاکے سے توبہ کر کے پارسا زندگی بسر کرنے لگا۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بھی سچائی کا دامن کبھی نہیں چھوڑا حالانکہ آپ کو متعدد مقدمات کا سامنا کرنا پڑا مگر آپ ہمیشہ سچ پر ڈٹے رہے۔ یہاں پر میں آپ کے سچائی پر مبنی صرف دو واقعات کا ذکر کرنے پر ہی اکتفا کرتا ہوں۔ جو ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔

۱۔ مقدمہ ڈاکخانہ

۱۸۷۷ء میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ پر ایک عیسائی رلیارام وکیل نے ایک مقدمہ دائر کر دیا۔ جو جماعت کی تاریخ میں مقدمہ ڈاکخانہ کے نام سے مشہور ہے۔ اس مقدمہ کا پس منظر یہ ہے کہ حضور نے ہندوؤں کے فرقہ آریہ سماج کے مقابل میں ایک مضمون لکھا اور وہ امرتسر کے ایک پریس میں چھپوانے کے لئے پیکٹ کی صورت میں بھیج دیا۔ اس پیکٹ میں حضور نے ایک خط بھی رکھ دیا۔ اس زمانے میں ڈاکخانہ کے قواعد کی رو سے کسی پیکٹ میں خط رکھنا جرم تھا جسکی سزا ۵۰۰ روپیہ جرمانہ یا چھ ۶ ماہ قید تھی مگر حضور کو اس بات کا علم نہ تھا۔ یہ پیکٹ حضور نے امرتسر کے جس پریس میں بھیجا تھا اس کا مالک رلیارام ایک عیسائی تھا۔ جب اس نے یہ پیکٹ وصول کیا تو اس نے ڈاکخانہ والوں کو اسکی اطلاع کر دی جنہوں نے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ پر مقدمہ دائر کر دیا انہی دنوں حضور کو خواب آئی کہ رلیارام وکیل نے ایک سانپ آپ کو کاٹنے کے لئے بھیجا مگر آپ نے اسے مچھلی کی طرح تل کر اسے واپس کر دیا ہے۔

جب یہ مقدمہ عدالت میں پیش ہوا تو وکلاء نے حضور کو مشورہ دیا کہ اس مقدمہ میں سزا سے بچنے کی صرف ایک ہی صورت ہے کہ حضور عدالت میں یہ بیان دے دیں کہ یہ خط میں نے اس پیکٹ میں نہیں رکھا تھا۔ بلکہ رلیارام نے خود ہی دشمنی کی وجہ سے پیکٹ میں رکھ دیا ہے جب یہ مشورہ حضور کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ جب خط خود میں نے پیکٹ میں رکھا تھا تو پھر میں محض سزا سے بچنے کے لئے ہرگز اس سے انکار نہیں کروں گا۔ اس پر وکلاء نے کہا۔ پھر تو آپ کے سزا سے بچنے کی بظاہر کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ حضور نے فرمایا کہ جو ہوگا دیکھا جائیگا بہر حال میں جھوٹ ہرگز نہیں بولوں گا۔ چنانچہ جب عدالت نے دریافت کیا کہ کیا خط آپ نے خود پیکٹ میں رکھا تھا تو حضور نے جواباً فرمایا کہ "ہاں! میں نے خود ہی رکھا تھا۔ کیوں کہ مجھے یہ علم نہ تھا کہ ایسا کرنا ڈاکخانہ کے قوانین کے خلاف ہے۔ مخالف فریق بہت خوش تھا کہ اب تو حضور نے اپنے جرم کا خود اقرار کر لیا ہے۔ اس لئے ضرور سزا مل جائے گی۔ خدا کی قدرت دیکھئے جس جج کی عدالت میں مقدمہ پیش ہوا۔ وہ حضور کی سچائی اور نیکی سے بہت متاثر ہوا۔ چنانچہ اس نے حضور کو عزت کے ساتھ بری کر دیا۔ گویا صرف سچ بولنے کی برکت سے ہی اللہ تعالیٰ نے اس مقدمہ میں فتح عطا کر کے سچ کا بول بالا کر دیا۔

۲۔ مقدمہ ڈاکٹر مارٹن کلارک

پادری مارٹن کلارک کی طرف سے اقدام قتل کا جو مقدمہ حضور پر دائر کیا گیا اس میں حضور نے ہر حالت میں سچ بولنے کی ایک ایسی نادر مثال قائم کی ہے جو ہم سب کے لئے مشعل راہ ہے اور ہمیشہ مدنظر رکھنی چاہیئے۔

اس مقدمہ کا پس منظر یہ ہے کہ جب پادریوں نے دیکھا کہ آپ دن بدن کامیاب ہو رہے ہیں اور آپ کے دلائل کا عیسائیت مقابلہ نہیں کر سکتی تو انہوں نے ۱۸۹۷ء میں ایک سازش کے تحت حضور پر اقدام قتل کا مقدمہ دائر کر دیا۔ یہ مقدمہ ایک مشہور پادری ہنری مارٹن کلارک کی طرف سے انگریز ڈپٹی کمشنر کیپٹن ڈگلس کی عدالت میں دائر کیا گیا تھا۔ اور الزام یہ لگایا گیا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ایک شخص کے ذریعے پادری مذکور کو قتل کرانے کی کوشش کی ہے۔ حضور نے اس مقدمہ کی پیروی کے لئے جو وکیل مقرر کیا ہوا تھا۔ انہوں نے ایک موقع پر عدالت میں پیش کرنے کے لئے حضور کی طرف سے ایک قانونی بیان تیار کیا جسمیں کچھ باتیں خلاف واقعہ بھی شامل تھیں۔ جب یہ بیان حضور کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا۔

"اس میں تو جھوٹ شامل ہے میں کبھی ایسا بیان دینے کیلئے تیار نہیں ہوں جسمیں جھوٹ کا بھی حصہ ہو"

جواباً اس وکیل نے کہا کہ اگر آپ ایسا بیان نہیں دیں گے تو آپ جان بوجھ کر اپنے آپ کو مصیبت میں ڈال دیں گے۔ آپ پر قتل کا الزام ہے اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ ایسا بیان دیں۔ اس پر حضور نے فرمایا:۔

"میں کبھی ایسا بیان نہیں دوں گا۔ جو واقعات کے خلاف ہو بھلا میں اپنے آپ کو بچانے کی خاطر اپنے خدا کو کیوں ناراض کروں۔ میں ایسے جھوٹے بیانوں پر بھروسہ نہیں رکھتا۔

باقی صہ ۶ پر

شمیلہ کلیم خان —— لینڈ اور ویلز۔ ایم ڈی۔ (ایسٹرن ٹائمز اکتوبر ۱۹۹۱ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک خط — ایک تجزیہ

یونیورسٹی آف میری لینڈ کی سٹوڈنٹس یونین نے ایک میلہ منعقد کیا۔ اس میں مختلف طلباء کی تنظیموں نے اپنے سٹال لگائے۔ ان سٹالوں کو دیکھنے اور خرید و فروخت کرنے کیلئے بے شمار طلباء گھوم پھر رہے تھے بعض تیز تیز چل پھر رہے تھے اور بعض کاندھوں پر اپنے بیگ لٹکائے مزے مزے سے ادھر اُدھر چل رہے تھے۔ میں بھی ایک بڑے بورڈ کے پاس کھڑی تھی جس پر دین حق کے متعلق تعارفی باتیں لکھی ہوئی تھیں۔ میں نے برقعہ پہن رکھا تھا اور اپنے سر کو کالے کپڑے کے نقاب سے ڈھانپ رکھا تھا۔ ایک یہودی مذہب کا پیروکار نوجوان میرے قریب آیا اور کہنے لگا "مجھے آپ پر بہت رحم آ رہا ہے۔ نہ صرف آپ پر بلکہ تمام دنیا کی آپ کے مذہب کی عورتوں پر بھی۔ کیونکہ ان تمام بیچاریوں کو محکومانہ زندگی گزارنے اور اس قسم کے ذلیل لباس پہننے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ اس نے مزید کہا۔ میرے خیال میں اس بیسویں صدی میں دین حق کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے کیونکہ یہ مستورات کے حقوق کو کوئی اہمیت نہیں دیتا ہے۔

پردہ دین حق کا ایک ایسا حکم ہے جس سے آج کے زمانے کے بہت سے لوگ اختلاف کرتے ہیں۔ نگاہوں کو نیچی رکھنے کا حکم بھی پردے کا ایک حصہ ہے۔ لیکن اصل دیکھنے والی بات یہ ہے کہ یہ حکم صرف عورتوں کے لئے نہیں دیا گیا۔ پردہ کی ظاہری صورت ہرگز نگاہیں نیچی رکھنے یا اپنے حواس خمسہ کی حفاظت کا بدل نہیں ہو سکتی۔ بلکہ یہ پردہ اس قلبی اور ذہنی تبدیلی کرنے کے لئے پہلا قدم ہے۔

خواتین کو ایسا مناسب لباس پہننا چاہیئے جس سے ان کی ظاہری خوبصورتی کی نمائش نہ ہو اور اسی مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ایک کوٹ نما برقعہ اور سر کو ڈھانکنے والا کپڑا لینے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ پردہ نہ تو کبھی تعلیم کے حصول میں سدّ راہ ثابت ہوا ہے اور نہ ہی اسکو سدّ راہ بننے کی اجازت دینی چاہیئے۔ اسی طرح پردہ کی وجہ سے کبھی بھی مستورات سوسائٹی میں اپنا کردار ادا کرنے سے محروم نہیں رہتی ہیں۔

بنیادی طور پر پردہ کا اصل مقصد یہ ہے کہ سوسائٹی میں مرد اور عورت کے اختلاط کی وجہ سے جو خطرات پیدا ہو سکتے ہیں ان سے دونوں کو بچایا جا سکے۔ دین حق کے اس نقطہ نظر کو ثابت کرنے کے لئے کسی دلیل یا ثبوت کی ضرورت نہیں۔ اسکے لئے آپ کو صرف مغربی تمدن پر ایک نظر ڈال لینا کافی ہوگا کہ کسطرح مرد اور عورت کے آزادانہ اختلاط کی وجہ سے کسطرح آج مغربی سوسائٹی کا تانا بانا بکھرتا نظر آ رہا ہے۔ ہر سال زیادہ سے زیادہ گھر اجڑ رہے ہیں۔ طلاقوں کی بھرمار ہے۔ جسکے نتیجہ میں ہر طرف تباہی اور بربادی اور بے اطمینانی کا دور دورہ ہے۔

ڈل فہسن فیلڈ کہتا ہے کہ ہم سب کو اعداد و شمار واضح طور پر بتا رہے ہیں کہ ہماری سوسائٹی میں خاندان کی اکائی شکست و ریخت کا شکار ہو چکی ہے ہر دو جوڑوں میں سے جو آج شادی کے بندھن میں خوشی خوشی اپنے آپکو باندھ رہے ہیں۔ آخر کار ان میں سے ایک جوڑا طلاق کی عدالت کا دروازہ کھٹکھٹا رہا ہوگا۔ پچھلے سال ۶ لاکھ ایسے بچے پیدا ہوئے جن کی ماؤں کی ابھی شادی نہیں ہوئی ہر مہینے ایک لاکھ پچیس ہزار بچوں کی زندگی پیدا ہونے سے پہلے اپنی ماں کے رحم میں ہی ختم کر دی جاتی ہے۔ ایک کروڑ امریکی ہم جنسی جیسے گھناؤنے تعلقات میں ملوث ہیں۔ المیہ یہ ہے کہ یہ اعداد و شمار کسی خلائی مخلوق کے متعلق نہیں بلکہ اس کرہ زمین کے رہنے والے انسانوں کے بارے میں ہیں۔ جیتے جاگتے لوگ جو کہ صرف خاندانی زندگی کے متعلق اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے قوانین کی خلاف ورزی کرنے کے نتیجے میں ان ہولناک نتائج کو بھگت رہے ہیں۔

دین حق نے دونوں جنسوں کے آزادانہ اختلاط پر جو پابندی لگائی ہے اس سے یہ نتیجہ نکالنا کوئی بڑی ذہانت یا فوت تجزیہ نہیں چاہتا کہ یہ گھروں کے امن و سکون کو حاصل کرنے کی کوئی بہت بڑی قیمت نہیں ہے۔ بلکہ اس سے گھروں میں زندگی گذارنے کے لئے پر امن اور پُر سکون ماحول میسر آ جاتا ہے۔

لیکن یہ حقیقت بڑی المناک ہے۔ شاید میرے لئے تو یہ بہت ہی دکھ دینے والی ہے کہ کئی مرد اور عورتیں اس کلچر میں جذب ہونے کے لئے اپنے مذہب کی پابندیوں کو بالکل بھول رہے ہیں۔ اور نتیجۃً اپنے لئے ویسے ہی بدقسمت نتائج بھی حاصل کر رہے ہیں۔

بقیہ صـ۳ سے آگے

لو وضعوا الشمس فی یمینی والقمر فی لیساری علیٰ ان اترک ھذا الامر حتیٰ یظہر اللہ او اھلک فیہ ما ترکتہ۔

کہ۔ یہ تو ہو سکتا ہے۔ کہ میں اس راہ میں ہلاک کر دیا جاؤں۔ لیکن میں جیتے جی تبلیغ کے جہاد سے رک نہیں سکتا۔

تبلیغ اسلام کے لئے ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہر طریقہ استعمال فرمایا۔ زبانی بھی یہ سلسلہ جاری رکھا اور تحریری بھی۔ زمانہ کے حکمرانوں کو خدائے واحد کی طرف بلایا۔ انفرادی بھی اور اجتماعی بھی۔ اپنے وطن میں بھی اور باہر بھی تبلیغ کی خاطر قربانی پر قربانی دیتے گئے۔ اپنے عزیز و اقارب کے دکھ دیکھے ان کو اپنی آبدیدہ آنکھوں کے سامنے تڑپتے دیکھا۔ خود دکھ اٹھائے۔ حتیٰ کہ وہ وقت بھی آیا کہ اپنی محبوب ترین بستی کو بڑے بوجھل دل کے ساتھ الوداع کہا اور یہ قربانی بھی محض تبلیغ اسلام کی خاطر دی۔

حجۃ الوداع کے موقع پر

بالآخر آپؐ کی زندگی میں وہ وقت قریب آنے لگا کہ اب آفتاب نبوت دنیا کی نظروں سے اوجھل ہونے والا تھا حجۃ الوداع کا موقع آیا۔ نظروں کے سامنے ایک اشارہ پر جانیں قربان کرنے والوں کا جمِ غفیر تھا۔ کس قدر ایمان افروز نظارہ تھا اور اللہ تعالیٰ نے کس طرح اپنے سچے وعدوں کو پورا کر دکھایا تھا۔ اس موقع پر بھی ہادی کامل صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنی زندگی کا اصل مقصد پوری طرح یاد تھا۔ وہ الفاظ اس وقت بھی آپؐ کے کانوں میں گونج رہے تھے۔ کہ

(جو تجھ پر اتارا گیا ہے اسے پہنچا)

ہاں وہی الفاظ جن پر عمل پیرا ہوتے ہوئے آپؐ نے زندگی کا ایک ایک لمحہ گزار دیا تھا۔ لیکن احساس ذمہ داری اس قدر شدید تھا کہ اس موقع پر آپؐ نے اپنے جاں نثار خدام کو ایک بار پھر اسلام کے پیغام کی تفصیلات سے آگاہ کیا۔ اور پھر ان سے پوچھا کہ "ھل بلغت" کہ کیا میں نے وہ پیغام تم کو پہنچا دیا ہے جو مجھے دیا گیا تھا۔ صحابہؓ نے آبدیدہ ہو کر کہا کہ ہماری جان آپؐ پر قربان! ہمارے آقا! آپؐ نے خوب پہنچا دیا۔ یہ سن کر آپؐ نے فرمایا کہ

میں اس وادی کو اس کے دشتِ جبل کو اس شہادت پر گواہ بناتا ہوں۔ اے اللہ تو گواہ رہنا کہ میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا اور اس امانت کا حق ادا کر دیا۔

یہ ہے میرے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا شاندار جذبہ تبلیغ۔

بقیہ: صـ۴ سے آگے

خفقان کی وجہ سے اعصاب کانپ رہے ہوتے ہیں اسی حالت میں نیند آ جاتی ہے۔ پھر صبح کی نماز کے بعد کام کا یہی سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔

بقیہ صـ۵ سے آگے

میرا بھروسہ تو اپنے خدا پر ہے اور مجھے یقین ہے کہ میرا خدا مجھے ضرور بچائے گا"۔

(الحکم ۱۴ر نومبر ۱۹۳۴ء)

بعد میں اس وکیل نے بتایا کہ میں حضور کی اس جرأت پر حیران رہ گیا کہ قتل کا مقدمہ درپیش ہے مگر پھر بھی آپ جھوٹ بولنے پر آمادہ نہیں ہوئے۔ حالانکہ مقدمہ دائر کرنے والے عیسائی تھے اور جس حاکم کی عدالت میں مقدمہ چل رہا تھا وہ بھی عیسائی تھا اور حضور کو اس مقدمہ میں سزا دلانے کی پوری پوری کوشش کر رہے تھے۔ لیکن ان تمام حالات کو دیکھنے کے باوجود حضور سچ پر ڈٹے رہے۔ اور جھوٹا بیان دینے کے لئے کسی حالت میں بھی تیار نہ ہوئے۔

پس بالآخر اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر اس سنگین مقدمہ میں آپ کی مدد فرمائی اور نہ صرف یہ کہ عدالت نے باوجود مخالفین کی پوری کوشش کے آپکو گرفتار نہ کیا بلکہ پوری تحقیقات کے بعد سچ بولنے کی برکت سے ہی آپ کو باعزت اس مقدمہ سے بری کر کے تمام مخالفین کو ناکام و نامراد رکھا۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سبکو سچ بولنے، سچ پر قائم رہنے اور سچوں کے ساتھ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اے اللہ تو ایسا ہی کر۔

○

لگا کے نعرۂ لبیک برق گام چلو
بلا رہا ہے تمہیں وقت کا امام چلو

زمانے بھر کو محبت سے آشنا کر دو
اُٹھا کے پرچم مہر و وفا مدام چلو

مبادا سُست روی سے ہی پیچھے رہ جاؤ
ہوائے تند کی مانند برق گام چلو

تمہیں ہی دُنیا میں اک انقلاب لانا ہے
تمہارے ہاتھ میں ہے وقت کی زمام چلو

ملے گی نصرتِ حق کی نوید بھی توقیر
ہمیشہ لے کے زباں پر خدا کا نام چلو

(سید اسرار احمد توقیر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

تقریبِ شادی: عزیزہ ثروت سلیم صاحبہ بنت مکرم غلام رسول بھٹی صاحب آف اُدرا ضلع سیالکوٹ کا نکاح ہمراہ مکرم یوسف سلیم شاہد صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم صوفی محمد شریف صاحب معلم وقف جدید آف جنڈو ساھی تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ مورخہ ۲۹ نومبر کو مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر مکرم صوفی محمد شریف صاحب نے پڑھا اور اسی دن رخصتی عمل میں آئی۔

○ مکرم خورشید احمد صاحب ابن مکرم بشیر احمد صاحب کا نکاح مورخہ ۱۵ نومبر کو ہمراہ عزیزہ ناصرہ بھٹی صاحبہ بنت مکرم خوشی محمد صاحب بھٹی مبلغ بارہ ہزار روپے حق مہر پر مکرم محمد الدین صاحب مربی سلسلہ نے پڑھا۔ اسی روز رخصتانہ عمل میں آیا ۱۶ نومبر کو دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ مکرم بشیر احمد صاحب کے چھوٹے بیٹے مکرم ادریس احمد صاحب وحید کا نکاح مورخہ ۱۸ نومبر کو ہمراہ عزیزہ شازیہ جاوید بنت مکرم شریف صاحب جاوید بعوض مبلغ تیس ہزار روپے حق مہر مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب بھامبڑی صدر محلہ دارالنصر نے بعد از نماز عصر بیت الاقبال میں پڑھا۔

○ عزیزہ نسیمہ بی بی بنت مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب اسلام آباد کی تقریب شادی ہمراہ عزیزم ڈاکٹر حنیف احمد صاحب قمر دارالصدر جنوبی ربوہ بتاریخ ۷ نومبر ۹۱ء بروز جمعرات عمل میں آئی۔ برات ربوہ سے اسلام آباد گئی مکرم ڈاکٹر حنیف احمد صاحب قمر نے ۹ نومبر ۹۱ء بروز ہفتہ ایوانِ محمود ربوہ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ طعام کے بعد مکرم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد نے دعا کروائی۔

احباب ان رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں

ولادت: مکرم محمد ادریس بشیر صاحب ابن مکرم محمد ابراہیم حنیف صاحب کو اللہ تعالیٰ نے پہلی بچی سے نوازا ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "فائزہ ادریس" نام عطا فرمایا ہے۔ بچی وقفِ نو میں شامل ہے نیز مکرمہ نصرت صاحبہ بنت محمد ابراہیم حنیف صاحب کو اللہ تعالیٰ نے تیسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ رئیس احمد طلحہ نام تجویز ہوا ہے۔

احباب ان کی درازیٔ عمر اور خادمِ دین ہونے کیلئے دعا کریں۔

درخواستِ دعا

مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریکِ جدید ربوہ پاکستان کی بیگم صاحبہ عرصہ چار پانچ ماہ سے بیمار ہیں۔

مکرم قریشی بشیر احمد صاحب دہلوی واہ کینٹ بھی عرصہ چار ماہ سے بیمار ہیں

احباب سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحۂ ارتحال: مکرم سید محمد صدیق ہاشمی صاحب آف ڈیرہ غازی خان جو ایک لمبے عرصہ سے علیل تھے۔ مورخہ ۴ نومبر ۹۱ء رات ساڑھے گیارہ بجے ایک معمولی اپریشن کے دو گھنٹے بعد وفات پا گئے۔ وفات کے وقت ان کی عمر ۸۶ سال تھی۔ آپ کا تعلق قصبہ کلانور ضلع گورداسپور کے مخلص خاندان سے تھا۔ مورخہ ۵ نومبر ۹۱ء بعد نماز عصر مکرم امیر صاحب ضلع ڈیرہ غازیخان نے احمدیہ قبرستان ڈیرہ غازی خان میں نماز جنازہ پڑھائی اور پھر قبر تیار ہونے پر دعا کروائی۔

احباب ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں

اعلان دارالقضاء

(لطیف اختر صاحبہ بابت ترکہ رانا سلیم احمد خان صاحب)

ورثاء مکرم رانا سلیم احمد خان صاحب ولد چوہدری نور احمد صاحب ساکن ۱/۲ دارالیمن وسطی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ موصوف بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کے شرعی ورثاء میں ان کا ایک بیٹا اور تین بیٹیاں ہیں۔ ورثاء کے باہمی فیصلہ کے مطابق موصوف کا مذکورہ مکان انکے بیٹے مکرم رانا وسیم احمد صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔ موصوف کے ورثاء کے نام یہ ہیں:-

۱:- محترمہ لطیف اختر صاحبہ (بیوہ)
۲:- مکرم رانا وسیم احمد صاحب (بیٹا)
۳:- محترمہ طیبہ شہناز صاحبہ (بیٹی)
۴:- " راحت گلناز صاحبہ (")
۵:- " رضوانہ اسرار صاحبہ (")

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس (۳۰) یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

انسٹیٹیوٹ آف کمپیوٹر کمپوزنگ
(اردو + انگلش)
ہر قسم کی کتب، رسائل، اشتہارات وزٹنگ و شادی کارڈز اور لیٹر ہیڈ پیڈز کی کمپوزنگ، ڈیزائننگ اور پرنٹنگ کا مرکز۔ ٹریننگ کی سہولت بھی میسر ہے
یادگار چوک ربوہ۔ فون ۸۸۱

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان
الحمد جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ

خارش ہر قسم گرمی، گیس اور کمزوری کا خاتمہ
عزیز دواخانہ رجسٹرڈ چک چٹھہ نزد حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ
مرگی، مالیخولیا، بواسیر، اٹھرا اور لیکوریا کا مکمل علاج

گائے بھینس۔ گھوڑا اور تمام جانوروں کی امراض
مثلاً
منہ کھر، زہرباد، سوزشِ پستان، فالج، ٹک، تھنوں میں ناڑ وغیرہ پیدا ہونا، گل گھوٹو (خناق)، کناز، واہ، چیچک وغیرہ کیلئے کیوریٹو ادویات مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے کمپنی کے مقررہ نرخ پر حاصل کریں۔ مزید تفصیل کیلئے ۳ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر لٹریچر مفت حاصل کریں ـــــ وٹرنری ڈاکٹرز فری لٹریچر و سیمپلز براہ راست کمپنی سے طلب کریں
لاہور: پاکستان میڈیکوز لوئر مال - کراچی: شہزاد میڈیکل سٹور بھینس کالونی روڈ لانڈھی ۵/ فیصل آباد: میاں شادی میڈیسن گول امین پور بازار۔ راولپنڈی: جرمن ہومیو لیبارٹریز۔ بوہڑ بازار ملتان: زکریا میڈیکل سٹور۔ بیرون لوہاری گیٹ
کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) (رجسٹرڈ) ربوہ لاہور کراچی فون ۶۰۶ ۶۰۷

ملکی و غیر ملکی ٹیلیفون کالز اور فیکس کا انتہائی مؤثر انتظام
پبلک ٹیلیفون کال آفس اور ٹیلی فیکس
○ فیکس کی ہوم ڈلیوری کا بھی انتظام ہے
○ خواتین کے لئے علیحدہ انتظام ہے۔
ٹریول سروسز ریلوے روڈ۔ ربوہ
فیکس ۶۹۶ ـــ فون ۸۲۵
منجانب
المصوّر۔ ریلوے روڈ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

سکھ بھائیو! جنہوں نے ہم سے محبت کا سلوک کیا ہے آپ کے اختلافات ایک طرف مگر آپ کو چاہیئے کہ توحید کو اپنے اندر قلبی جوش پیدا کرنے کا موقعہ دیں۔

حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ قادیان دارالامان ہمیشہ دارالامان رہے۔ اور اس کے امن کو پھیلانے میں ہندو اور سکھ ہماری مدد کریں۔ اس مرحلے پر حضور نے ہندوؤں کی مذہبی کتاب گیتا سے بھی اشلوک سنائے۔ اس کے بعد انسانی ہمدردی کے بارے میں اور خدا کی محبت کے بارے میں حضرت باباگورونانک کے ارشادات گرنتھ صاحب میں سے پڑھ کر سنائے۔

حضور نے فرمایا اس بات کو ذہن نشین کر لیں کہ انسان اور انسان کے درمیان قربت پیدا کئے بغیر مذہب کا مقصد حاصل نہیں ہو سکتا۔

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ نے سکھوں کی مذہبی تعلیمات کے حوالے سے فرمایا کہ سکھ بے حد محنتی قوم ہے حضور نے فرمایا میں نے دنیا میں کہیں سکھ بھکاری نہیں دیکھے کیونکہ یہ قوم اپنے ہاتھ سے کما کر کھانا جانتی ہے۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے سوال نہ کرنے کے بارے میں دین حق کی تعلیم بیان فرمائی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ انسانی ہمدردی کی تعلیمات پر قائم ہے۔ اور غرباء کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کی مقدور بھر کوشش کرتی رہتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ ہندوستان کے غریب لوگوں اور غریب احمدیوں کی خوشحالی کے لئے ایک سکیم شروع کرے گی جس کے تحت غریب احمدیوں کے علاقوں میں صنعتیں قائم کی جائیں گی۔ حضور نے فرمایا دین حق نے جتنی تاکید دوسروں کی حاجات پوری کرنے کے بارے میں کی ہے۔ اور کسی مذہب نے اتنی تلقین نہیں کی۔

آخر میں حضور نے فرمایا مجھے قادیان کی بستی سے بے حد محبت ہے۔ ہر احمدی کو بھی قادیان سے لازوال محبت ہے۔

حضور نے فرمایا میں دیکھ رہا ہوں کہ آئندہ دنیا کے امن کو شدید خطرات درپیش ہیں۔ اس وقت عالمی سیاست کی باگ ڈور امریکہ کے ہاتھ میں ہے۔ اور امریکہ تکبر کی جس انتہا کو پہنچا ہوا ہے۔ اس کے بعد تنزل کا آغاز ہو جایا کرتا ہے۔

آخر میں حضور ایدہ اللہ نے دعاؤں کی تحریک فرمائی اور فرمایا کہ جب میں نے یہاں آنا چاہا تو دعائیں کروائیں جس کے نتیجے میں اللہ نے بڑی بشارات سے نوازا ہے۔

حضور نے فرمایا میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ میرا قادیان کا پہلا دورہ تو ہے مگر یہ آخری دورہ نہیں ہو گا۔ ہم یہاں اللہ نے چاہا تو امن کی حالت میں بھی قادیان آئیں گے۔

حضور نے فرمایا ہمارے یہ جلسے انسانیت کے احیاء کے لئے ہیں۔ خدا کی قسم یہ جلسہ وہ جلسہ ہے جس پر آئندہ اقوام متحدہ کی بنیاد رکھی جائے گی۔ حضور نے ہندوستان اور صوبہ مشرقی پنجاب کی حکومت کا جلسہ کے انتظامات پر شکریہ ادا کیا۔

دعا سے پہلے حضور نے اسیران راہ مولا کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔ اور دعا کروانے کے بعد فرمایا۔

میں آپ کو حضرت بانی سلسلہ کے الفاظ میں "مبارک صد مبارک" کی مبارکباد دیتا ہوں۔ حضور ایدہ اللہ کا یہ خطاب پاکستان کے وقت کے مطابق پونے تین بجے شروع ہوا۔ اور پونے چھ بجے ختم ہوا۔

خبریں

ملکی خبریں

○ جھنگ کی جامعہ مسجد عثمانیہ میں بم کا دھماکہ ہونے سے ۲ نمازی شہید اور ۲۲ زخمی ہو گئے۔ نمازی نماز فجر کی دوسری رکعت ادا کر رہے تھے کہ نامعلوم باریش شخص مسجد میں بم مار کر چلا گیا۔ نمازیوں نے نماز توڑ کر اس کا پیچھا کیا لیکن وہ بغیر نمبر کی موٹر سائیکل پر اپنے ساتھی کے ہمراہ فائرنگ کرتے ہوئے فرار ہو گیا۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے قرار دیا ہے کہ پنجاب کی حکومت نے انتخابی فہرستوں میں غیر قانونی تبدیلیاں کی ہیں۔ عدالت میں سرکاری وکیل نے اعتراف کیا کہ حکومت کے حمایت یافتہ امیدواروں کو بلا مقابلہ کامیاب کرانے کے لئے انتخابی فہرستوں میں ردّ و بدل کیا گیا ہے۔ عدالت نے حکم دیا ہے کہ اس کے اس حکم کی ایک نقل سیکرٹری الیکشن کمیشن اسلام آباد کو بھیجی جائے تاکہ وہ اس معاملے کو الیکشن کمیشن کے سامنے رکھیں تاکہ وہ اس امر کا جائزہ لیں کہ کس طرح عام انتخابات کے لئے تیار کی گئی انتخابی فہرستوں کو جو صرف بلدیاتی انتخابات کے لئے حکومت پنجاب کو دی گئی تھیں، ان کو کس طرح تباہ کیا جا رہا ہے

○ چنیوٹ میں بلدیاتی انتخابات کے موقع پر فوج نے گشت جاری رکھا۔

○ سیالکوٹ سے ایم این اے اور ایم پی اے گروپوں میں مسلح جھڑپوں کے بعد فوج طلب کر لی گئی ہے۔

○ پنجاب کے قائد حزب اختلاف رانا اکرام ربانی نے کہا ہے کہ ہائی کورٹ کے فیصلے سے منصفانہ بلدیاتی انتخابات کے بارے میں حکومت کے دعووں کی قلعی کھل گئی ہے۔

○ ٹیلی کمیونی کیشنز ملازمین کے ہڑتالی ملازمین نے دھمکی دی ہے کہ وہ ملک کا رابطہ دنیا بھر سے کاٹ دیں گے۔ ہڑتال کے چوتھے روز بھی مذاکرات نہیں ہو سکے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ ہڑتالیوں نے تخریب کاری شروع کر دی ہے۔

○ پنجاب لوکل کونسلز الیکشن اتھارٹی کے چیئرمین مسٹر جسٹس اعجاز نثار نے کہا ہے کہ ہم نے وزیراعلیٰ پنجاب پر واضح کر دیا تھا کہ "ہم خیال امیدوار" والی بات بھی غلط ہے کسی کو ہم خیال امیدوار کہنا غیر جماعتی انتخابات کی روح کے منافی ہے۔

○ بلدیاتی انتخابات کے موقع پر حکومت نے اپنے امیدواروں کو کامیاب کرانے کے لئے ٹرانسپورٹ زبردستی ہتھیا لی۔ جو باقی بچ رہی وہ امیدواروں نے اپنے ووٹروں کو لے جانے کے لئے کرایہ پر لے لی۔ بس سٹاپوں پر منتظر ہجوم بد دعائیں دے کر بالآخر پیدل ہی چل پڑے۔

○ وفاقی حکومت نے بجلی کی لوڈ شیڈنگ کے منصوبے کی منظوری دے دی ہے۔ لوڈ شیڈنگ ماہ جنوری سے شروع ہو کر مارچ کے وسط تک جاری رہے گی۔ جون کے وسط اور جولائی کے آخر میں دوبارہ لوڈ شیڈنگ ہونے کا امکان ہے۔

غیر ملکی خبریں

○ سوویت یونین کے سابق صدر مسٹر گورباچوف نے کہا ہے کہ میں سیاسی منظر سے الگ نہیں ہوں گا۔ انہوں نے کہا میرا بیرون ملک جانے کا بھی کوئی پروگرام نہیں دو ہفتے آرام کروں گا پھر اپنے منصوبوں پر غور کروں گا۔

○ امریکی صدر بش نے کہا ہے کہ سوویت یونین کے خاتمے سے تخفیف اسلحہ پر بات اب آسان ہو گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جوہری اسلحہ پر کنٹرول کے بارے میں وہ روسی فیڈریشن کے صدر بورس یلسن کی یقین دہانی سے مطمئن ہیں۔

○ روسی ریاست جارجیا کے دارالحکومت میں صدر کے حامی اور ان کے مخالفین کے درمیان لڑائی پانچویں روز بھی جاری ہے۔

○ بی بی سی نے اپنے تبصرہ میں کہا ہے کہ گورباچوف واپس بھی آ سکتے ہیں۔ سوویت روس کے خاتمے کے بعد عوام کا فوری ردّ عمل یہ ہے کہ لوگ اداس ہو گئے ہیں اور گھبرائے ہوئے ہیں۔

○ روس کے سابق وزیر خارجہ ایڈورڈ شیوارناٹزے نے کہا ہے کہ نو آزاد ریاستوں میں طوفان چھپا ہوا ہے۔

○ کابل میں دوسرے روز بھی مجاہدین کے شدید حملے جاری ہیں۔

دارالضیافت میں خالی آسامیاں

ضرورت مند توجہ فرمائیں

۱۔ ہیڈ باورچی:۔ معمولی پڑھا لکھا ہونا ضروری ہے۔ دیسی اور انگریزی کھانے پکانے کی مہارت رکھتا ہو۔ سٹاف کو کنٹرول کرنے کا تجربہ رکھتا ہو۔

۲۔ باورچی:۔ دیسی۔ انگریزی اور چائنیز کھانے پکانے کی مہارت رکھتا ہو۔ اسلام آباد میں تعیناتی ہو گی۔

۳۔ نانبائی:۔ اچھی روٹی پکانے کا تجربہ رکھتا ہو۔

تنخواہ بالمشافہ طے کی جائے گی۔ اپنی درخواست صدر جماعت کی سفارش کے ساتھ لے کر خود خاکسار سے فوری مل لیں۔

(ملک منور احمد جاوید، نائب ناظر ضیافت)